حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا انصار سے خطاب

<"xml encoding="UTF-8?>

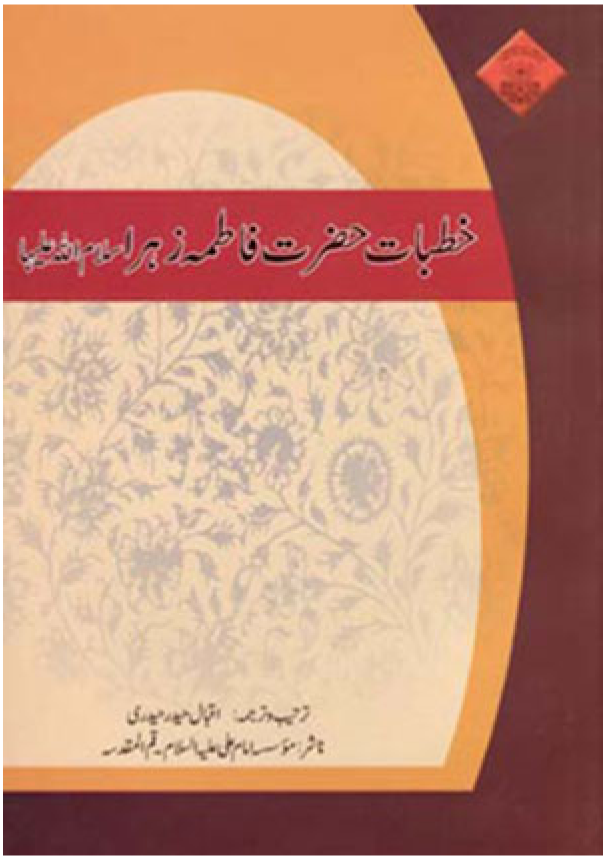

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا انصار سے خطاب

اس کے بعد انصارکی طرف متوجہ ہوئیں اورفرمایا:

اے اسلام کے مددگار بزرگو! اور اسلام کے قلعوں،میرے حق کو ثابت کرنے میںکیوںسستی برتتے ہو اور مجھ پر جو ظلم وستم ہو رہاہے اس سے کیوںغفلت سے کام لے رہے ہو ؟! کیا میرے باپ نے نہیں فرمایاتھا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رہتاہے(یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولادکااحترام بھی ہوتا ہے؟)

تم نے کتنی جلدی فتنہ برپا کردیا ہے اور کتنی جلدی ہوا وہوس کے شکار ہوگئے! تم اس ظلم کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہو اور میرے دعوی کو ثابت کرنے کی طاقت بھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو کہ محمد مرگئے ! (او ران کا کام تمام ہوگیا) یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جس کا شگاف ہر روز بڑھتا جا رہاھے اورخلاء واقع ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جانے سے زمین تاریک ہوگئی اور شمس وقمر بے رونق ہوگئے، ستارے مدہم پڑ گئے، امیدیں ٹوٹ گئیں،پہاڑوں میں زلزلہ آگیااوروہ پاش پاش ہوگئے ہیں ،حرمتوں کا پاس نہیں رکھا گیا اور پیغمبر اکرم (ص)کی رحلت کے وقت ان کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی۔

خدا کی قسم یہ ایک بھت بڑی مصیبت تھی جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

یہ اللہ کی کتاب ہے جس کی صبح وشام تلاوت کی آواز بلند ہورھی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اپنے حتمی فیصلوں کے بارے میں خبر دے رھی ہے اور اس کے احکام تغیر ناپذیر ہیں(جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے) :

”اور محمد(ص)صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبرموجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کردئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاوگے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پھونچاسکتا،خدا شکر کرنے والوںکو جزائے خیردیتاھے“ ۔

اے فرزندان قیلہ(اوس وخزرج) کیا یہ مناسب ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں جبکہ تم یہ دیکھ رہے ہواور سن رہے ہو اوریہاں حاضربھی ہو اور میری آوازتم تک پھونچ بھی رھی ہے اور تم واقعہ سے با خبر بھی ہو، تمھاری تعداد زیادہ ہے، تمھارے پاس طاقت واسلحہ بھی ہے، اور میں تم کو اپنی مدد کے لئے پکار رھی ہوں، لیکن تم اس پر لبیک نہیں کھتے، میری فریادکو سن رہے ہو مگر فریاد رسی نہیں کرتے ہو، تم بھادری میںمعروف اور نیکی سے موصوف اورخود نخبہ ہو ، تم ہی ہم اہلبیت (ع) کے لئے منتخب ہوئے ،تم نے عربوںکے ساتھ جنگیں لڑیں، سختیوں کوبرداشت کیا، مختلف قبیلوں سے جنگ کی، سورماوں سے زورآزمائی کی ، جب ہم

قیام کرتے تھے توتم بھی قیام کرتے تھے ہم حکم دیتے تھے اورتم اطاعت کرتے تھے ۔

یھاں تک کہ اسلام نے رونق پائی اور نعمتیں اور خیرات زیادہ ہوئےں، مشرکین کے سر جھک گئے، ان کا جھوٹا وقاروجوش ختم ہوگیا،اورکفرکے آتش کدے خاموش ہوگئے ، شورش اور شوروغل ختم ہوگیا اور دین کا نظام مستحکم ہوگیا۔

اے گروہ انصار: متحیرہوکر کھاںجارہے ہو ؟ ! حقائق کے معلوم ہونے کے بعد انہیں کیوںچھپاتے ہو،اور قدم آگے بڑھانے کے بعد پیچھے کیوں ہٹا رہے ہو، اورایمان لانے کے بعد مشرک کیوں ہو رہے ہو ؟

” بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جھنوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا ہے اور رسول کا شھر بدر کرنا چاہتے ہیں، اور تم سے پہلے پھل چھیڑ بھی انھوں نے ہی شروع کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو ،حالانکہ کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمھیں صرف خدا سے ڈرنا چاہئے ۔“

میں دیکھ رھی ہوں کہ تم پستی کی طرف جارہے ہو جو شخص لائق حکومت تھا اس کو برکنار کردیا اورتم گوشہ نشینی اختیار کرکے عیش وعشرت میں مشغول ہو،زندگی کے وسیع وعریض میدان سے فرار کرکے راحت طلبی کے تنگ وتار ماحول میں پھنس گئے ہو، جو کچھ تمھارے اندرتھا اسے ظاھر کردیااور جوپی چکے تھے اسے اگل دیا، ”لیکن آگاہ رہو اگرتم اور روئے زمین پرآباد تمام انسان کافرہوجائیںتو خدا تمھارا محتاج نہیں ہے ۔“

اے لوگو! جو کچھ مجھے کھناچاہئے تھا سوکہہ دیا، چونکہ میںجانتی ہوںکہ تم میری مددنہیںکروگے، تم لوگ جو منصوبے بناتے ہو مجھ سے پوشیدہ نہیںہیں، دل میں ایک درد تھا جس کو بیان کردیاتاکہ تم پرحجت تمام ہوجائے اب فدک اورخلافت کوخوب مضبوطی سے پکڑے رکھو،لیکن یہ بھی جان لو کہ اس راہ میں بڑی دشواریاں ہیں اور اس”فعل “کی رسوائیاںاورذلتیںہم یشہ تمھارے دامن گیر رھیںگی۔

خدا اپنا غیظ وغضب زیادہ کریگا اوراس کی سزا جہنم ہوگی،” خدا تمہارے کردارسے آگاہ ہے بہت جلد ستمگاراپنے کئے ہوئے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے“

اے لوگو! میں تمہارے اس نبی کی بیٹی ہوںجس نے تمھیںخدا کے عذاب سے ڈرایا،اب جو کچھ تم لوگ کرسکتے ہو کرو، ہم اس کا ضرور انتقام لیںگے تم بھی منتظر ہو ، ہم بھی منتظرھیں۔

(احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛دلائل الامامة، ص ۳۰؛ کشف الغمہ، ج۱، ص۱۸۰؛ بحار الانوار، ج۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج١٦، ص ۲۱۱)

عربی متن:

خطاب للانصار

ثمّ رمت بطرفها نحو الانصار فقالت :یا معشر (النقیبة)واعضاد الملة وحضنة الاسلام ،ما هذه الغمیزة فی حقی،والسنّة عن ظلامتی ؟

اماکان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله ابی یقول: ”المرء یحفظ فی ولده“سرعان ما احدثتم و عجلان ذا اهالة ، ولکم طاقة بما احاول وقوّة علی ما اطلب واٴزاول

اٴتقولون : مات محمد (ص)، فخطب جلیل، استوسع وهنه،واستنهر فتقه، و انفتق رتقه ،واظلمت الارض لغیبته وکسفت الشمس والقمر، وانتثرت النجوم لمصیبته، واکدت الآمال، وخشعت الجبال ،واُضیع الحریم ،وازیلت الحرمة عند مماته

فتلک واللّٰه النازلة الکبریٰ والمصیبة العظمیٰ ، لامثلها نازلة، ولا بائقة عاجلة، اعلن بها کتاب اللّٰه جلّ ثناوٴہ فی افنیتکم وفی ممساکم ومصبحکم یهتف فی افیتکم هتافا وصراخا وتلاوة والحانا،ولقبله ما حلّ بانبیاء اللّٰه ورسله حکم فصل وقضاء حتم

(وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرّسل افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضراللّٰه شیئا وسیجزی اللّٰه الشاکرین)

(سورہ آل عمران آیت۱۴۴۔)

اٴیْهاً بنی قیله ! ا ٴ اٴهضم تراث ابی؟ و انتم بمرای منّی ومسمع، ومنتدی ومجمع تلبسکم الدعوة وتشملکم الخُبرة وانتم ذوو العدد والعدة والاداة والقوة،وعندکم السلاح والجُنة تو ا فیکم الدعوة فلا تجیبون ، وتاتیکم الصرخة فلا تغیثون وانتم موصوفون بالکفاح ،معروفون بالخیر والصلاح ،والنخبة التي انتخبت والخیرة التی اختیرت لنا اهل البیت

قاتلتم العرب ،وتحملتم الکدّ والتعب،وناطحتم الامم وکافحتم البُهم،لا نبرح ولا تبرحون ،نامرکم فتاتمرون ، حتی

اذا دارت بنا رحى الاسلام ودرّ حلب الايام ،وخضعت نعرة الشرک، وسكنت فورة الافک وخمدت نيران الكفر،وهدأت دعوة الهرج،و استوسق نظام الدين

فانّى حُرتم بعد البيان واسررتم بعد الاعلان ونكصتم بعد الاقدام واشركتم بعدالايمان بوساً لقوم نكثوا؟

الا تقاتلون قوما نكثواايمانهم وهموا باخراج الرسول وهم بدأوكم اول مرة اتخشونهم فاللّه احق ان تخشوه ان كنتم موٴمنين

(سوره توبه، آيت ١٢)

ألا و قد ارى ان قد اخلدتم الى الخفض ،وابعدتم من هو احقّ بالبسط والقبض، وركنتم الى الدعة، ونجوتم من الضيق بالسعة فمججتم ما وعيتم ،ودسعتم الذى تسوغتم

(فان تكفروا أنتم ومن فى الارض جميعا فان اللّه لغنى حميد)

(سوره ابراهيم ،آيت ٨)

ألا و قد قلتُ ما قلت على معرفة منى بالخذلة التى خامرتكم والغدرة التى استشعرتها قلوبكم ، و لكنها فيضة النفس ، ونفثة الغيض (الغيظ)و خور القنا وبثّة الصدرِوتقدمة الحجة

فدونكموها فاحتقبوها دبرة الظهرنقبة الخف ،باقية العار، موسومة بغضب اللّه وشنار الابد ،موصولة بناراللّه الموقدة التى تطّلع على الافئدة فبعين اللّه ماتفعلون وسيعلم الذين ظلموا اىّ منقلب ينقلبون

(سوره شعراء آيت ٢٢٧)

وانا ابنة نذير لكم بين يدى عذاب شديد، فاعلمواانّاعاملون وانتظروا انّا منتظرون-

(سوره ہود، آيت ١٢١و١٢٢-احتجاج شيخ طبرسى،ص ٤٩؛دلائل الامامة، ص٣٠؛ كشف الغمہ، ج١، ص١٨٠؛ بحار الانوار، ج٢٩، ص ٢٣٠؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابى الحديد، ج١٦، ص ٢١١۔)